بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلَاةُ وَالْسّلَامُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه ، أَمَّا بَعْدُ:

# 124: ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾(البقرة:185)

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

"فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ،أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ"۔متفق عليه

آج کے خطبہ کا موضوع ہے ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾۔رمضان کے آخر میں اللہ تعالیٰ ان الفاظوں سے ان آیات کا اختتام فرماتے ہیں ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾۔

شکر کیا ہے؟ ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ کا تعلق رمضان سے کیا ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں کرتے ہیں؟ شکر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ ناشکری کی سزا کیا ہے؟ ناشکری کی بعض صورتیں جو آج معاشرے میں عام ہیں۔رمضان کے مہینہ کے بعد ہمارا حال کیسا ہونا چاہیے؟ اس موضوع کے تعلق سے آج بات کرتے ہیں۔

شکر کا معنی ہے کہ احسان کے بدلے میں احسان کرنے والے کی تعریف کرنا۔کسی نے آپ پر احسان کیا آپ اس محسن کی تعریف کرتے ہیں اس احسان کے بدلے میں اسے شکر کہا جاتا ہے۔شکر تین چیزوں کا مجموعہ ہے، شکر زبان سے کیا جاتا ہے، دل سے کیا جاتا ہے اور عمل سے کیا جاتا ہے۔جو شخص آپ پر احسان کرتا ہے آپ زبان سے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں، دل سے آپ کو یقین ہوتا ہے کہ یہ شخص محسن ہے اور آپ اس کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے اپنے دل میں عزم کر لیتے ہیں کہ میں اس محسن کے احسان کا بدلہ ضرور چکاؤں گا اور پھر عملاً بھی آپ یہ کر کے دکھاتے ہیں یہ محض دعویٰ نہیں رہ جاتا۔اللہ تعالیٰ کا شکر بھی اسی طریقے سے ادا کیا جاتا ہے جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا۔

رمضان کا تعلق شکر سے کیا ہے؟ ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ کیوں ہے؟

رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک بڑا احسان ہے بڑی نعمت ہے لیکن ان لوگوں کے لیے جو نعمتوں کی قدر کرتے ہیں جو احسان کی قدر جانتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا انعام اور احسان ہے بڑی نعمت ہے۔ ہم سب نے دیکھا ان گزرے ہوئے ایام میں رمضان المبارک میں کتنے عظیم انعامات اور احسانات تھے اس امت پر۔

رمضان کا مہینہ روزے کا مہینہ ہے اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں (جس نے ایمان کی حالت میں اجر و ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)۔

رمضان قیام کا مہینہ ہے اور نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (جس نے رمضان میں قیام کیا اس حالت میں ایمان کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی نیت سے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)۔

رمضان لیلۃ القدر کا مہینہ ہے اور نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (جس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا" إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا "اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے)۔

رمضان قرآن کا مہینہ ہے ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ اور قرآن مومنوں کے لیے رحمت ہے شفاء ہے، رمضان رحمت کا مہینہ ہے، رمضان مغفرت کا مہینہ ہے، رمضان جنت کا مہینہ ہے، رمضان جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، رمضان شیطانوں سے دوری کا مہینہ ہے، رمضان خیر و برکات کا مہینہ ہے، وہ کون سا خیر ہے جو رمضان میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ تو جب رمضان کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں احسان دیا رمضان کی صورت میں تو پھر شکر تو واجب تھا نا ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہم کیسے کریں؟

جو اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہم کرتے کیوں ہیں؟ اگر ہم یہ جان لیں جان لیں کہ شکر کیوں کرنا ہے تو پھر ہم یہ بھی جان سکتے ہیں کہ شکر کیسے کرنا ہے۔

عجب بات ہے کہ آج بہت سارے مسلمان ناشکری کی زندگی گزار رہے ہیں جانتے ہوئے یا انجانے میں! اور یہ جو ناشکری ہے یہ صرف آپس میں باہمی تعلقات میں نہیں ہے بلکہ خالق جل شانہ کے تعلق سے بھی ناشکری عام ہوتی نظر آتی ہے جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں ادا کرتے ہیں؟

1۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا محسن ہے، پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی محسن ہے ہی نہیں اور محسن کے احسان کا بدلہ شکر سے کیا جاتا ہے۔ یہ کم سے کم طریقہ ہے شکر کا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احسانات اور انعامات ہیں ان احسانات کا بدلہ

ہم کبھی چکا نہیں سکتے لیکن وہ کریم ہے رحیم ہے عظیم ہے اس نے ہمیں ایک راستہ دکھایا ہے کہ احسان کا بدلہ شکر سے دیا جاتا ہے اس لیے فرمایا ہے ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْن﴾۔

2۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر اس لیے کرتے ہیں کہ شکر مومنوں کی نشانی ہے، ایمان کی نشانی ہے۔ نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (مومنوں کا حال عجیب ہوتا ہے جب اچھے حالات ہوتے ہیں خوشگوار حالات ہوتے ہیں کشادگی کی حالت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور جب مشکل حالات ہوتے ہیں تنگی کے حالات ہوتے ہیں تو صبر کرتا ہے "وَلَيْسَ ذَالِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ" یہ صرف مومن کے لیے ہے)۔

انسان کی زندگی کی دو صورتیں ہیں یا خوشی ہے یا غمی ہے، یا دکھ ہے یا سکھ ہے یا تنگی ہے یا کشادگی ہے۔ تنگی کی حالت میں مومن نے کیا کرنا ہوتا ہے اور کشادگی کی حالت میں مومن کیا کرتا ہے؟

جب تنگی ہوتی ہے وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے تو صبر کرتا ہے اور جب کشادگی ہوتی ہے خوشی ہوتی ہے وہ یہ جانتا ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے تو شکر کرتا ہے تو مومن کی زندگی صبر اور شکر کے بیچ میں گزرتی ہے۔ آج ہم اپنا حال دیکھ لیں کہ ہم کتنے صبر کرنے والے ہیں اور کتنے شکر کرنے والے ہیں تاکہ ہم خود جان لیں کہ ہمارے اندر ہمارا ایمان کتنا مضبوط ہے؟

3۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ شکر کو پسند فرماتا ہے۔

4۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کیوں کہ شکر توحید عبادت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾(النحل:114)

(تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہو)

شکر خیر و برکت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾(ابراہیم:7) (اگر تم شکر کرتے رہو میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عطا کرتا رہوں)۔ ناشکری عذاب کا باعث ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ (اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے)۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ﴾(سبا:13) (بہت کم ہیں میرے بندے جو شکر کرنے والے ہیں)

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر کرتے ہیں۔ زبان سے شکر بہت سارے لوگ کرنے والے ہیں لیکن شکر کا حق ادا کرنے والے بہت کم لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے۔

یہ تو ہم نے جان لیا کہ ہم نے شکر کیوں کرنا ہے لیکن ہم شکر کریں تو کیسے کریں؟

اس کا طریقہ بھی ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ایک عام طریقہ ہے اور ایک خاص ہے جس کا تعلق رمضان المبارک سے ہے ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ رمضان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جوڑ دیا ہے۔ہم شکر رمضان میں کیسے کریں؟ رمضان کی نعمت اور رمضان کا شکر کیسے کریں؟ رمضان کے علاوہ جو بھی نعمتیں ہمارے پاس ہیں ان کا شکر کیسے کریں؟ پہلے بات کرتے ہیں عام انعامات اور احسانات کی۔

ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ہماری حرکات اور سکنات محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے احسان اور انعام ہی ہے۔اس دنیا میں آنے سے پہلے سے لے کر موت تک،اس دنیا میں پہلے دن سے پہلے جب ہم ابھی اس دنیا میں آئے بھی نہیں تھے اللہ تعالیٰ کے احسان ہمارے اوپر اس دنیا میں آنے کے بعد سے بھی زیادہ ہیں۔ماں کے پیٹ کے اندر ہماری کیا حالت تھی کیسے تھے ہم؟ کس نے ہمیں اپنے انعامات سے نوازا؟ کیسے ہم زندہ تھے؟

ذرا غور کریں اس پیٹ کو دیکھیں اپنے پیٹ کو دیکھ لیں اور پھر دیکھیں اس پیٹ کے اندر یہ انسان جو بغیر آکسیجن کے تھوڑی دیر کے لیے ایک لمحے کے لیے زندہ نہیں رہ سکتا، جو خوراک کے بغیر کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ماں کے پیٹ کے اندر نو مہینے کیسے زندہ رہا اسے زندگی کس نے دی؟ اسے رزق کس نے دیا؟ اس تنگ جگہ کو کس نے کشادہ کیا؟ کس کا انعام اور احسان ہے؟

بچہ پیدا ہوا اس دنیا میں ہم آئے، آپ نومولود بچے کو دیکھیں اور ساتھ ایک پتھر رکھ دیں کیا فرق ہے دونوں میں؟ بچہ صرف حرکت کرتا ہے اور پتھر حرکت نہیں کر سکتا۔اگر یہ بچہ ویسے ہی پڑا رہے اور کوئی اس کی دیکھ بھال نہ کرے وہ ادھر پڑے پڑے مر جائے۔اس کریم کو دیکھیں اس نے ماں باپ کے اندر ایسی محبت ڈالی ہے کہ ماں خود تو بھوکی پیاسی سو سکتی ہے لیکن اس کا بچہ کبھی بھوکا سو نہیں سکتا۔یہ کس کا کرم ہے؟ کس کا احسان ہے؟ کس کا انعام ہے؟ دودھ کو پیدا کیا دودھ مکمل غذائیت ہے۔آج میڈیکل سائنس بھی کہتی ہے کہ بچے کے لیے دودھ جیسی کوئی غذا نہیں۔کس نے پیدا کیا دودھ کو کس نے مکمل غذا بنایا؟ یہ دودھ نہ ہوتا تو آج بچہ بھی زندہ نہ ہوتا کیوں کہ بچے کے ابتدائی مراحل میں،ابتدائی ایام میں جو پہلے مہینے ہیں خاص طور پر پہلے چار مہینے بچے کی جو بنیادی غذا ہے وہ دودھ ہی ہے پھر دو سال تک اس کی تکمیل ہوتی رہتی ہے۔کس کا احسان ہے یہ؟ کس کا انعام ہے یہ؟ میں کون سی نعمت کو گنوں اور کس احسان کو میں بیان کروں،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (النحل:18) گنتی ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسانات کبھی ختم نہیں ہونے والے۔

میں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ کر کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر کون سے احسانات کیے ہیں؟ ہم سب اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ جتنی بھی میرے اندر صلاحیت ہے آج جو میرا مقام ہے آج جو میرے پاس رزق ہے، اولاد ہے، نوکری ہے، مال ہے، رشتے دار ہیں، عزت ہے یہ کہاں سے آئی ہے؟ مجھے انسان کس نے پیدا کیا ہے؟ مسلمان گھرانے میں کس نے پیدا کیا ہے؟ ایمان اور توحید کی نعمت سے کس نے نوازا ہے؟ متبع سنت کس نے بنایا ہے؟ آپ گنتے جائیں واللہ! تھک جائیں گے آپ۔ تو ان انعامات کا بدلہ واللہ! ہم چکا نہیں سکتے۔ اگر ہم جس دن سے پیدا ہوئے اس دن سے لے کر مرنے تک ہم سجدہ ریز ہو جائیں اور زمین پر ناک رگڑتے رہیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں ہم شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کریم کو کرم تو دیکھیں اس نے ہمیں راستہ دکھایا ہے کہ جب تمہیں کوئی نعمت پہنچے تو تم نے شکر کیسے کرنا ہے یہ ہدایت ہے اس کریم کی طرف سے۔ عام نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جاتا ہے اور رمضان کی خاص نعمت کا شکر ہم کیسے ادا کریں؟

عام نعمت کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کو کوئی نعمت دے اگر جیسے میں ڈاکٹر ہوں یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اب میں اس نعمت کا شکر کیسے کروں؟ کسی کے پاس مال، کسی کے پاس شہرت ہے، کسی کے پاس وزارت ہے، یہ ساری نعمتیں ہیں امتحان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ کوئی انجینئر ہے، کوئی منیجر ہے، یہ ساری نعمتیں ہیں اور ان نعمتوں کا شکر کرنے کے پانچ اسٹیپس ہیں پانچ مرحلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور یہ جو طریقہ ہے یہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قارون کے قصے میں بیان فرمایا ہے۔ عجب بات دیکھیں قارون!

جانتے ہیں قارون کون تھا؟ قارون کا قصہ کبھی میں ان شاءاللہ مکمل بیان کروں گا ابھی وقت نہیں ہے اگر قارون کا قصہ شروع کروں گا تو پھر اصل مقصد رہ جائے گا ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ رہ جائے گا لیکن یاد رکھیں کہ قارون ان ناشکروں میں سے تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر نہ جانی اور ناشکری کر بیٹھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں (سورۃ القصص میں قارون کا قصہ ہے) قارون کے قصے میں بیان فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قارون کو مال کی نعمت سے نوازا تو قارون سمجھ بیٹھا کہ دنیا کا سب سے بڑا امیر ترین انسان میں ہوں اور اس نے کوشش کی کہ میں لوگوں پر غالب آجاؤں اس مال و دولت سے جو میرے پاس ہے، لوگوں پر ظلم کروں قہر کروں تاکہ لوگ میرے سامنے جھک جائیں۔

عجب بات ہے میرے بھائیو! کہ مقصد ہے لوگوں کو جھکانا اپنے سامنے اور یہ قارونیت بعض لوگوں میں موجود ہے اس امت میں بھی موجود ہے۔ کیا لوگ صرف ظلم سے جھکائے جاتے ہیں؟ لوگ صرف قہر سے جھکائے جاتے ہیں؟ لوگوں کو صرف محتاج اور فقیر بنا کر ان کا مال ہضم کر کے ان کو جھکایا جاتا ہے؟

سبحان اللہ، لوگوں پر جبر تو کر سکتے ہو کیوں کہ آج تم جبار ہو تمہارے پاس جبر کرنے کا ظلم کرنے کا ساز و سامان موجود ہے۔ آج تم قادر ہو کیوں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اس دیئے پر تم نے کیا کیا ہے؟ ظلم کر بیٹھے اور صرف لوگوں کو جھکانے کے لیے تاکہ میں سب سے بلند ہو جاؤں! اس دن کو نہ بھولو جس دن صرف ایک ہی ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کا حکم ہو گا اور اس حکم کی تعمیل ہو گی۔ اگر آج تم لوگوں پر قادر ہو تو وہ سب پر قادر ہے وہ تم پر بھی قادر ہو لیکن وہ ظلم نہیں کرتا وہ انصاف کرتا ہے۔

لوگوں کو احسان سے جھکایا جاتا ہے ظلم سے نہیں، لوگوں کو جھکانا ہے تو لوگوں کے سر کو نہ جھکاؤ یہ سر جھکتے ہیں رب ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کے لیے اگر لوگوں کو جھکانا ہے تو لوگوں کے دلوں کو جھکاؤ احسان سے حسن اخلاق سے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے حسن اخلاق سے اپنے احسان سے اپنی حسن سیرت سے کافروں کے سروں کے بھی جھکا دیا۔ صرف صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں صرف اپنے پیارے نہیں بلکہ کافر بھی جھک گئے اور یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے دانشور لوگ جب ہسٹری دیکھتے ہیں تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ عظیم لوگ کون ہیں تو ان کے سر جھک جاتے ہیں اور سب سے پہلے کہتے ہیں سب سے بڑا عظیم انسان اس دنیا میں پوری تاریخ میں ابتداء سے لے کر قیامت تک محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں ہے سب سے بڑا عظیم انسان محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ہے۔

میرے بھائی! ہم نبی کریم ﷺ کے امتی ہیں ہمارے لیے یہ شرف کافی ہے لیکن نبی کریم ﷺ کے امتیوں میں قارونیت کہاں سے آ گئی؟ فرعونیت کہاں سے آ گئی؟ ابلیسیت کہاں سے آ گئی؟ جو قارون ہے ﴿كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى﴾ (القصص :76) (سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے تھا)۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قارون سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چچازاد بھائی تھا)۔ رشتہ دیکھا! لیکن قارون کا ذکر ہوتا کس کے ساتھ ہے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتا ہے یا فرعون کے ساتھ ہوتا ہے؟

عجب بات دیکھیں! نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، ایک لمبی حدیث ہے نماز کے تعلق سے بے نمازی کے تعلق سے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں (قیامت کے دن جو بے نمازی ہے اس کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا)۔

ذرا دیکھیں فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا! یہ بے نمازی ہے۔ قارون کو ہونا تو چاہیے تھا سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ لیکن قارون کا ذکر ہوتا ہے فرعون کے ساتھ کیوں کہ اس نے راستہ فرعون کا اختیار کیا جبر کا، ظلم کا اور عدل و انصاف کا راستہ نرمی کا راستہ، ایمان کا راستہ اختیار نہیں کیا جو راستہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل علم کی زبانی

جنہوں نے قارون کو نصیحت کی ہے ان کی زبانی اللہ تعالیٰ نے یہ پانچ چیزیں بیان فرمائی ہیں جن سے نصیحت کی گئی قارون کو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ کون سی پانچ چیزیں ہیں؟

1۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ﴾(القصص:77)(جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جو نعمت تمہارے پاس ہے سب سے پہلے اس نعمت کو اپنی آخرت کو بہتر کرنے کے لیے صرف کر دو)۔

''اخلاص''۔میں ڈاکٹر ہوں میں اپنی آخرت اس ڈاکٹری سے کیسے بہتر کر سکتا ہوں؟آپ انجینئر ہیں آپ انجینئرنگ کے علم کو جو آپ نے حاصل کیا ہے اپنی آخرت کو بہتر کس طریقے سے اس علم سے کر سکتے ہیں؟ یہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جو بھی آپ کے پاس نعمت ہے اس نعمت کو اپنی آخرت بہتر کرنے کے لیے آپ کیسے اس پر عمل کر سکتے ہیں تو آخرت سب سے پہلے ہے۔

ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو آخرت کا خیال رکھتے ہیں؟ہم نے مر بھی جانا ہے یہ میڈیکل علم بھی یہیں پر رہ جائے گا، یہ مال و دولت بھی یہیں پر رہ جائے گی، بیوی بچے بھی یہیں پر رہ جائیں گے، یہ عزت، یہ وزارت، یہ سیاست، یہ شان و شوکت، یہ شہرت سب کچھ یہیں پر رہ جائے گا ایک چیز آپ کے ساتھ جائے گی بس آپ کا عمل جو آپ نے آخرت کے لیے بچا رکھا تھا۔آپ کا عمل آپ کا ساتھ دے گا، یہ نعمت جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اگر آخرت کے لیے آخرت کی فکر کے لیے اس نعمت پر عمل کرتے رہیں گے تو یہ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کا پہلا طریقہ ہے یاد رکھیں۔

2۔﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾۔آخرت کی فکر یہ نہ ہو کہ آخرت کی فکر کرتے کرتے دنیا کو ہی بھول جائیں اس کریم کا کرم تو دیکھیں کہ اس دنیا کو بھی نہ بھولیں لیکن جو دنیا میں سے آپ کا حصہ ہے وہ حصہ لے لیں، ساری دنیا نہیں۔

آخرت کے تعلق سے یہ نہیں فرمایا کہ آخرت کا حصہ، آخرت میں آپ کو مکمل آخرت ملے گی لیکن دنیا میں پوری دنیا نہیں مل سکتی آپ کو۔ جو بھی جدوجہد کر سکتے ہو کر لو چوبیس گھنٹوں کو تیس گھنٹے کر دو، سو گھنٹے کر دو، ہزار گھنٹے کر دو، لیکن پوری دنیا تمہارے ہاتھ میں آ نہیں سکتی دنیا میں سے آپ کو وہی ملے گا جو آپ کا حصہ ہے جو آپ کی تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے لیکن اس تقدیر کو ہم جانتے نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کتنا لکھا ہے ہمارے مقدر میں، یہ ہمیں جدوجہد کرنی ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے حلال رزق کماتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس تقدیر تک پہنچا دے گا اس رزق تک پہنچا دے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھا ہے اور وہ ہمارا نصیب ہے اس دنیا میں ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾(اس دنیا میں سے اپنے نصیب کو نہ بھولنا)۔

رہبانیت، صوفیت، دنیا سے بے زاری، دنیا کو ترک کر دینا، چالیس سال الٹا کنویں میں لٹکنا بغیر کھائے پیے، چالیس سال ایک بادام پر گزارا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر نہیں ہے بلکہ یہ ناشکرہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سید المرسلین سید ولد آدم

رحمت للعالمین صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ صبح اٹھتے اور اپنے گھر والوں سے سوال کرتے کہ کچھ کھانے کو ہے؟ اگر کچھ ہوتا تو کھا لیتے اگر نہ ہوتا تو فرماتے "اللَّهُمَّ إِنِّي صَائِمٌ" پھر مجھے روزہ ہے۔

کچھ کھانے کو ملا تو کھاتے تھے یہ نہیں کہ کھانے کو ہے اور بادام پر گزارا کیا، یہ کبھی نہیں دیکھیں گے آپ۔﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ دنیا میں تمہارا ایک خاص حصہ ہے اس سے زیادہ نہیں بڑھ سکتے تم۔ اللہ کی قسم! اس وقت تک کوئی بھی انسان مر نہیں سکتا اس دنیا سے جا نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنا آخری لقمہ کھا نہیں لے گا اور پانی کی آخری بوند پی نہیں لے گا۔

تو پھر پریشان کیوں ہیں؟ پھر حلال کو چھوڑ کر حرام کیوں کما رہے ہیں؟ یہ سودی کاروبار کیوں عام ہے امت میں؟ کیوں کہ ہمیں شک ہے کہ ہو سکتا ہے جو ہمارے مقدر میں لکھا ہے وہ ہمیں نہ ملے۔ عجب سی بات ہے میرے بھائی! جس نے کیڑے کو زمین کے پیٹ کے اندر مکمل رزق عطا فرمایا ہے وہ تمہیں اس زمین پر چلتے ہوئے پھرتے ہوئے جدوجہد کرتے ہوئے بھوکا مارے گا اور پھر مومن کو بھوکا مارے گا! دیکھا ہے کیڑے کی زندگی دیکھی ہے؟ اس کی شکل و صورت دیکھیں کیا چیز ہے وہ، سبحان اللہ۔ سسٹم اس کا عجیب سے سا دیکھیں کھاتا وہ کیا ہے پیتا وہ کیا ہے اور کتنا کھاتا پیتا ہے! اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی اس زمین کے اندر زمین کے پیٹ میں رکھی ہے وہ باہر نکلتا ہے مر جاتا ہے کوئی پرندہ کھا لیتا ہے، کسی کے پاؤں کے نیچے آ گیا تو اس کی زندگی اس زمین کے پیٹ میں ہے۔

اب اس زمین کے اندر کس نے اس کو رزق فراہم کیا ہے؟ اس کا یہی نصیب ہے اس دنیا میں اور وہ خوش ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس پوری کائنات میں جتنی بھی مخلوق ہے سوائے "ثقلان" جن اور انس کے سارے خوش ہیں گدھا بھی خوش ہوتا ہے۔ گدھے کو دیکھا ہے کھاتے ہوئے گدھا کھاتا کیا ہے؟ بروسٹ کھاتا ہے بریانی کھاتا ہے گدھا کیا کھاتا ہے؟ گھاس کو دیکھا ہے جو گدھا کھاتا ہے؟ گندگی سے مٹی سے بھری ہوئی مزے سے کھا رہا ہوتا ہے۔ زبان ہوتی تو واللہ ضرور کہتا کہ کتنی مزے دار گھاس ہے لیکن بے زبان جانور ہے اس کو کھاتے ہوئے دیکھو کتنے مزے سے کھاتا ہے وہ، جو پانی پیتا ہے اس پانی کو دیکھو کہ کتنا گندا پانی ہوتا ہے۔ لیکن اس رحیم کی رحمت تو دیکھیں اس کریم کا کرم تو دیکھیں کہ اس کے اندر ایسا سسٹم پیدا کیا کہ جب تک وہ ایسی چیز کھائے گا نہیں وہ تندرست ہو نہیں سکتا۔ کبھی گھاس دھو کر دے دیں کبھی منرل واٹر گدھے کو دے دیں وہ بیمار ہو جائے گا وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ سبحان اللہ، جس نے اس گدھے کا رزق اس گندی گھاس میں اس گندے پانی میں رکھا ہے اور مکمل رزق دیا ہے وہ اس مومن بندے کو اس رزق سے محروم کرے گا جب وہ حلال کھائے گا!

﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ اس دنیا میں ہر انسان کا نصیب ہے پوری دنیا کوئی بادشاہ لے نہیں سکتا۔ اس ملک کا بادشاہ ہے قریبی ملک اس کے قبضے میں نہیں ہیں اور پوری دنیا کا مالک کوئی ہو نہیں سکتا ہر بندے کا نصیب ہے لیکن آخرت میں سب سے غریب ترین جنتی کے پاس (ذرا غور کریں اس لیے آخرت مکمل ہے آخرت میں حصہ نہیں ہے بلکہ مکمل آخرت ہے) جو سب سے آخری جنتی ہے جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا جو سب سے غریب سمجھا جاتا ہے جنت میں اگرچہ وہاں پر کوئی غریب نہیں ہے لیکن صرف الفاظوں کے تعلق سے میں کہہ رہا ہوں کہ سب سے کم درجے کا جو جنتی ہے اس کے پاس اس دنیا کے اندر جو بھی مال و متاع ہے، جو بھی سونا ہے، جو بھی چاندی ہے، جو بھی ہیرے جوہرات ہیں، جو بھی پیسہ ہے، جتنے بھی خزانے ہیں وہ آخری جنتی سب سے کم درجے کا جنتی دنیا کے ان سارے خزانوں سے دس گنا برابر خزانوں کا مالک ہوگا۔ دس گنا برابر! تو آخرت مکمل ہے۔

3۔﴿وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ﴾ (لوگوں پر احسان کرو (ان پر ظلم نہ کرو) جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا)۔ تمہیں اس نعمت سے نوازا اور لاکھوں کروڑوں لوگوں کو محروم کیا، احسان کرو:

﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ (الرحمٰن :60-61)

احسان کا بدلہ احسان سے چکایا جاتا ہے اللہ تم پر احسان کرتا ہے تم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احسان کرو یہ نعمت کے شکر کا طریقہ ہے۔

4۔﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ﴾ (اللہ تعالیٰ کی زمین پر فساد برپا نہ کرو)۔ فسادی ناشکرا ہوتا ہے اور فساد کی بہت ساری صورتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی فساد ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی ناشکری ہے یاد رکھیں۔ جھوٹ بولنا ناشکری ہے فساد ہے، غیبت چغل خوری، چوری ڈکیتی، مارنا پیٹنا قتل کرنا، والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا، رشتے کو توڑنا، سود کھانا، زناکاریاں کرنا بدکاریاں کرنا، ان سے بڑھ کر بدعات اور خرافات اور ان سے بڑھ کر سب سے بڑی ناشکری ہے شرک۔

جس عظیم ذات نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائیں! اس امت میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جن کا علی مشکل کشا ہے، بعض ایسے لوگ بھی ہیں جن کا غوث حاجت روا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے؟! ﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ﴾ جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے اس نعمت کو فساد کا ذریعہ نہ بناؤ۔ کتنے لوگ ہیں کہ مال و دولت ہے اور اس مال و دولت سے اسلحہ خرید رہے ہیں، مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے جہاد کے نام پر، بم بلاسٹ کیے جا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے گھر بھی محفوظ نہ رہے۔ ایمان کی نعمت کا شکر ایسے کیا جاتا ہے؟ مال کی نعمت کا شکر ایسے کیا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انسان پیدا کیا ہے یہ جان

دی ہے اس نعمت کا شکر خودکشی سے کیا جاتا ہے خودکش حملوں سے کیا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم کی نعمت سے نوازا شریعت کا علم دیا اور لوگوں کو غلط باتیں سکھاتے ہو! جوان بچوں کو ہلاک کرنے کے لیے خودکش حملوں کی تعلیم دیتے ہو!

﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ﴾ زمین پر فساد برپا نہ کرو کیوں کہ فساد ناشکری ہے بلکہ اس نعمت کو اصلاح کے لیے استعمال کرو۔ ڈاکٹر ہو اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے آخرت کو سامنے رکھو ہاں! اپنا نصیب دنیا سے نہ بھولو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ڈاکٹر پوری دنیا میں لوگوں کا فری علاج کریں ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ تمہارا جو حصہ ہے وہ لو دنیا سے لیکن ظلم نہ کرو۔ آپ کے پاس پہلے سے لوگ ٹوٹے ہوئے آئے ہیں بکھرے ہوئے بے چارے مریض ہیں پریشان ہیں ان کی پریشانی میں اضافے کا باعث بن جاتے ہو! وہ پہلے سے بے چارے مظلوم ہیں ان پر ظلم کرتے ہو! سبحان اللہ۔ ﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ﴾

5۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾ (اللہ تعالیٰ کبھی بھی فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا کبھی پسند نہیں کرتا)۔ یہ کیوں فرمایا آیت کے آخر میں؟ اس لیے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں یہ قارون کے لیے خاص ہے۔ نہیں، یا یہ فساد صرف مال کی صورت میں ہوتا ہے کسی اور چیز میں نہیں ہوتا ہے۔ نہیں، بلکہ کوئی بھی فساد ہو جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کو فساد میں استعمال کیا وہ شخص ناشکرا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند کبھی نہیں کرتا اور جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا وہ کبھی کامیاب ہو نہیں سکتا۔

پانچ چیزیں پھر سے میں بتادوں تاکہ ہمیں یاد ہو جائیں: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کیسے کریں؟

1۔ آخرت کے لیے اس نعمت کو استعمال کرو ﴿وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ﴾۔

2۔ ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ دنیا میں سے جو آپ کا حصہ ہے وہ لیں، ظلم نہ کریں اس سے آگے نہ بڑھیں۔

3۔ ﴿وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ﴾ احسان کرو ظلم نہ کرو۔

4۔ ﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ﴾ اصلاح کرو فساد نہ کرو اس نعمت سے۔

5۔ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو کبھی پسند نہیں کرتا یعنی مصلح بن جاؤ، مومن متقی بن جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرے۔

یہ تو عام طریقہ تھا ہر نعمت کے شکر کا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور رمضان کے لیے خاص طریقہ ہے۔

**رمضان کی نعمت کا کس طریقے سے شکر کریں؟** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

رمضان کی نعمت کا شکر ہم ادا کرتے ہیں:

1۔﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ﴾ جو باقی دن رمضان کے ابھی باقی ہیں ان کا بہترین طریقے سے اہتمام کرنا۔

ہوتا یہ ہے کہ بعض مسلمان، بلکہ اکثر مسلمان جیسے عید قریب آتی جاتی ہے رمضان کی اہمیت کم ہوتی جاتی ہے۔ رمضان کے (یہ رمضان کے لیے خاص ہے) آنے والے دن گزرے ہوئے سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں، ذرا غور کریں اور یہ کرم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے کہ جس نے رمضان کی ابتداء میں غلطیاں کی ہیں وہ اس کی انتہا میں اس سے اچھے دن پا سکتا ہے لیکن عجب بات یہ ہے کہ عید جوں ہی قریب نزدیک آتی ہے ہم رمضان کی ان بہترین راتوں کو بھول جاتے ہیں اور شیطان ہمیں یہ وسوسہ کرتا ہے کہ ارے عید ہے عید کی خوشی ہے۔ اور عید کی خوشی کے پیچھے ہم رمضان کی بہترین راتیں بھول جاتے ہیں!

بعض مساجد میں تیئس کو ختم ہو جاتا ہے قرآن مجید۔ باقی سات دن؟ بس ختم تو کر لیا۔ ختم تو کر لیا کیا رمضان بھی ختم ہو گیا؟

قرآن مجید کو ختم کرنے کا تعلق رمضان سے نہیں ہے اور قرآن کا ختم کرنا بھی لازمی نہیں ہے رمضان میں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب تک تراویح ختم نہیں ہوتی تو رمضان نامکمل رہتا ہے۔ نہیں بلکہ ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ﴾ رمضان کے دن پورے کرو اور رمضان کا اہتمام جیسا ابتدائی دنوں میں تھا اس کے آخری دنوں میں اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیے۔

آپ کے پاس کوئی پیارا مہمان آتا ہے سب سے مشکل وقت تب ہوتا ہے جب وہ آپ کو الوداع کہتا ہے اور جا رہا ہوتا ہے، اس کی قدر اس وقت زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے جتنی بھی آپ اس کی مہمان نوازی کر دیں وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن اس کے جاتے وقت اس کی الوداع اس کی جو farewell ہے وہ ہم کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ وہ جا رہا ہے اس کی قدر بہت زیادہ ہے ہمارے نزدیک۔ تو کیا رمضان جیسا عظیم مہمان اس طریقے سے الوداع کیا جاتا ہے کہ آخری ایام جو سب سے اچھے ہیں وہ بھول جاتے ہیں؟ تو رمضان کا شکر ادا کرنا ہے جو باقی ایام ہیں ان کا مزید اہتمام کرنا ہے۔

2۔﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ﴾۔ تکبیر، تکبیر کا ذکر یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اس لیے کیا ہے کہ اب تکبیر کے تعلق سے دو چیزیں ہیں: پہلے جو تکبیر مسنون ہے رمضان کے آخری دن کی جو رات ہے یعنی کل عید ہے تو عید کی رات سے یعنی مغرب کے بعد سے تکبیر شروع ہو جاتی ہے۔

یہ سنت طریقہ ہے "اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ" تکبیر شروع ہو جاتی ہے۔

**کب تک آپ تکبیر پڑھتے رہتے ہیں؟**

عید کی نماز کے لیے جب امام نماز کے لیے آتا ہے تب تک تو یہ تکبیر جاری رہتی ہے مساجد میں، اپنے گھروں میں، سڑکوں پر باہر، بازاروں میں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم باہر نکلتے اور مرد بلند آواز میں تکبیر پڑھتے رہتے۔

2۔ رمضان کا شکر ادا کرتے ہیں زکوۃ الفطر سے۔ زکوۃ الفطر وہ زکوۃ ہے جو ہم رمضان کے آخری ایام میں نکالتے ہیں اس حالت میں یا اس حالت کے لیے جو رمضان سے پہلے تھی اب اس میں واپس آتے ہیں۔ تو زکوۃ الفطر پاکیزگی ہے نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زکوۃ الفطر کو فرض کر دیا۔

کس کے اوپر؟

''عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ''(غلام پر اور آزاد پر)

''وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى''(مرد پر اور عورت پر (نَر اور مادہ دونوں پر))

''وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ''(چھوٹے اور بڑے پر)۔ کس چیز سے ہم کیا چیز نکالیں زکوۃ میں؟''صَاعاً''کتنا نکالیں؟''صَاعاً''(ایک صاع)۔ جو تقریباً اڑھائی، پونے تین کلو کے برابر ہوتا ہے اور صاع اس برتن کو کہا جاتا ہے جس میں اناج کو ماپا جاتا ہے؟''صَاعاً''(ایک صاع)۔

کس چیز سے؟''مِنْ تَمْرٍ''(کھجور سے)''أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ''(یا جَو سے)۔ کوئی بھی اناج ہو چاول بھی ہو سکتے ہیں۔

**نبی کریم ﷺ نے وقت کیا فرمایا ہے؟** عید کی نماز سے پہلے تک اسے نکالنے کا حکم دیا ہے۔

**زکوۃ الفطر کس کے لیے ہوتی ہے؟** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں''طُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ''(مسکینوں کے لیے ہوتی ہے)۔ زکوۃ الفطر مدارس کی تعمیر کے لیے یا مساجد کی تعمیر کے لیے نہیں دی جاتی بلکہ زکوۃ الفطر مسکینوں کے لیے دی جاتی ہے یہ مسکینوں کا حق ہے اور اناج کی شکل کی صورت میں دی جاتی ہے ریال یا پیسے کی شکل میں نہیں دی جاتی۔

**زکوۃ الفطر کون نکالے گا؟** زکوۃ الفطر گھر کا سربراہ نکالے گا جو کماتا ہے اور جس شخص کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے ان سب کی طرف سے وہ زکوۃ الفطر نکالے گا۔

**ماں کے پیٹ کے اندر بچہ ہے کوئی اس پر زکوۃ الفطر واجب ہے کیا؟** واجب نہیں ہے مسنون ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی سنت ہے کہ ماں کے پیٹ کے اندر جو بچہ ہے حاملہ عورت جو ہوتی ہے وہ اس کے لیے بھی زکوۃ الفطر نکالتے تھے۔

**مسافر پر فرض ہے کیا؟** زکوۃ الفطر سب پر فرض ہے، اگر مستحق ہے تو اس پر فرض ہے۔

زکوۃ الفطر کے تعلق سے اور عید کے احکام کے تعلق سے آپ پریشان نہ ہوں یہ پیپر موجود ہیں اور ان شاء اللہ آپ سب کو ملیں گے اس میں پوری ڈیٹیل ہے، زکوۃ الفطر کے احکام اور مسائل اور عید کے دن کے اعمال۔

**آخری چیز رہ گئی کہ رمضان کا شکر کیسے ادا کریں؟**

3۔ عید کے اہتمام سے، عام طور پر عید کا دن آگیا تو یوں لگتا ہے کہ ابھی رمضان کبھی زندگی میں آیا نہیں: تقویٰ، پرہیزگاری، ایمان، ہم سب بھول جاتے ہیں اور عید کے نام پر پتہ نہیں کتنی نافرمانیاں کر بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ اچھے ہیں کوئی نافرمانی نہیں کرتے لیکن پتہ نہیں ہے کہ عید کا دن ہم گزاریں کیسے ہم نے کرنا کیا ہوتا ہے؟ تو عید کے دن کے اعمال میں مختصر بتا دیتا ہوں تفصیل آپ پڑھ لیں اس پیپر میں۔ سب سے پہلے عید کے دن ہم نے کیا کرنا ہے؟

1۔ فجر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا مردوں کے لیے فرض ہے اور صرف عید کے دن نہیں بلکہ پورا سال، فجر کی نماز بھی نمازوں میں شامل ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک چار نمازیں فرض ہیں اور فجر کی نماز ان کے schedule میں ہے نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ بس چار نمازیں ہیں پڑھتا رہتا ہوں اور فجر کی نماز جب آنکھ کھلتی ہے تو پڑھ لیتا ہوں۔ نہیں بلکہ فجر کی نماز باجماعت پڑھنی ہے۔

2۔ عید نماز سے پہلے یہ تاکید کر لینا کہ زکوۃ الفطر نکال دی ہے کیوں کہ زکوۃ الفطر اگر نہیں نکالی تو عید نماز سے پہلے ابھی وقت باقی ہے یہ وقت وجوب ہے کہ عید نماز سے پہلے نکال دیں اور وقت استحباب، مستحب وقت زکوۃ الفطر کا فجر کی نماز اور عید کی نماز کے بیچ میں جو وقت ہے یہ مستحب وقت ہے اور جائز وقت عید سے ایک یا دو دن پہلے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوں کرتے تھے کہ عید سے ایک یا دو دن پہلے زکوۃ الفطر نکال دیتے تھے۔ عید نماز کے بعد زکوۃ الفطر زکوۃ الفطر نہیں ہوتی بلکہ ایک صدقہ ہوتی ہے صدقات میں سے۔

3۔ عید کے دن جب ہم نے یہ دو کام کر لیے (یہ ٹک مارک کرتے جائیں تاکہ پتہ چلے کہ ہم نے یہ کام کیے ہیں) تو عید نماز کے لیے تیاری کرنا، غسل کرنا، جسم کی صفائی کرنا، خوشبو لگانا، اچھے صاف ستھرے کپڑے پہننا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن اور جمعہ کے دن پہنتے تھے۔

4۔ گھر سے نکلنے سے پہلے طاق تعداد میں کھجور کھانا سنت ہے۔ ہمارے نزدیک ہم عام طور پر مٹھائی کھاتے ہیں اور کھجور کو ہم سمجھتے ہیں یہ عادت ہے۔ دیکھیں یہ سنت ہے اور کھجور الحمد للہ یہاں پر عام ہے اور کھجور ہر جگہ پر عام ہے تو طاق تعداد میں کھجور کھانا سنت ہے۔ تین کھائیں پانچ کھائیں سات کھائیں جتنی آپ کھا سکتے ہیں، ایک کھا لیں لیکن طاق تعداد میں۔ بعض کہتے ہیں کہ

کھجور ہمیں اچھی نہیں لگتی۔ تو ایک کھالو سنت سمجھ کر کھالو اور ایک کھجور سے کچھ ہو گا نہیں لیکن فائدہ یہ ہو گا کہ آپ متبع سنت بن جائیں گے۔

5۔ عید نماز کے لیے جلدی تیاری کرنا اور عید گاہ کی طرف جلدی جانا، اپنے ساتھ اپنے بیوی بچے بھی ساتھ لے کر جانا۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ صحابیات رضي الله عنهن أجمعين بھی عید گاہ کی طرف جاتیں حتی کہ حیض والی عورت بھی جاتی اور حکم دیا جاتا حیض والی عورت کو کہ وہ عید گاہ کے اندر نہ جائے اور باہر بیٹھ جائے لوگوں کے ساتھ دعا میں شامل ہو جائے۔

6۔ عید نماز کی طرف جاتے ہوئے تکبیریں پڑھنا مسنون ہے۔ جیسا میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ تکبیر مسنون کا طریقہ ہے

''اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ''۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے ایک روایت میں آیا ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح روایت ہے۔

7۔ جب عید گاہ پہنچ جائیں ہم تو عید گاہ میں پہنچتے ہی بیٹھ جاتا ہے دو رکعت نہیں پڑھنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے کہ دو رکعت پڑھتے تھے یہاں پر۔ ہاں اگر مسجد میں عید نماز ہو رہی ہے تو مسجد میں دو رکعت پڑھ لیں لیکن میں بات کر رہا ہوں مصلی کی، عید گاہ کی۔ عید گاہ مسجد نہیں ہے عید گاہ کے احکام اور ہیں مسجد کے اور ہیں تو عید گاہ پہنچتے ہوئے دو رکعت پڑھے بغیر آپ بیٹھ جائیں۔

8۔ **عید نماز کا طریقہ**: عید نماز بغیر آذان اور بغیر اقامت کے دو رکعت پڑھی جاتی ہے اور پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہوتی ہیں دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں۔ ترتیب یہ ہے نماز کی کہ پہلے تکبیر تحریمہ ہے پھر دعاء استفتاح ''سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ...'' آخر تک، پھر چھ تکبیریں۔ ابھی سات تھیں چھ کیسے ہو گئیں؟ پہلے تکبیر تحریمہ ہے وہ اور چھ اس کے بعد پڑھنی ہیں۔ پھر چھ تکبیریں ہیں پھر پڑھیں گے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پھر سورۃ الفاتحہ پڑھیں گے۔ امام کے پیچھے بھی سورۃ الفاتحہ پڑھیں گے اور مسنون یہ ہے کہ امام جو ہے وہ پہلی رکعت میں سوۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الأعلی یا سورۃ ق پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الغاشیہ یا سورۃ القمر پڑھے، یہ مسنون ہے۔

9۔ جب آپ نماز پڑھ لیں تو خطبہ سنیں اور خطبہ سننے کے بعد واپس گھر کی طرف روانہ ہو جائیں۔ سنت طریقہ ہے کہ جس راستے سے گئے اسے چھوڑ کر دوسرے راستے سے آپ جائیں۔ اگر مشکل ہے کیوں کہ بعض لوگ رش میں بھیڑ میں پھنس جاتے ہیں صرف راستہ تبدیل کرنے کے لیے۔ یہ مسنون ہے اگر آسانی ہو تو کریں ورنہ آپ اسی راستے سے جائیں کوئی حرج نہیں ہے۔

10۔ مسلمان بھائیوں کو رشتے داروں کو عید مبارک کہنا۔ یہ بھی مسنون ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" (اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی عبادت اور نیک اعمال قبول فرمائے)۔

عید کے تعلق سے بعض اہم باتیں ہیں۔ یاد رکھیں اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ اس کے علاوہ کوئی بھی عید نہیں کیوں کہ ان کے علاوہ جو بھی کوئی جشن عید مناتا ہے:

1۔ وہ بدعت ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

2۔ اور پھر غیر مسلوں سے مشابہت ہوتی ہے کہ غیر مسلموں کے نزدیک روزانہ کوئی نہ کوئی عید ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی صرف دو عیدیں ہیں ان کے سوا کوئی عید نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو دیکھا کہ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دو دنوں کے عوض میں دو دنوں کے بدلے میں دو دن دیئے ہیں خوشی منانے کے لیے عید الاضحیٰ اور عید الفطر)۔ اگر ان دو دنوں کے علاوہ کوئی اور بھی دن خوشی اور عید کے ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دو بھی باقی رکھتے جو پہلے تھے اور دو اور دے دیتے تو چار دن ہو جاتے۔ شریعت نے ہمیں خوش ہونے سے منع نہیں کیا لیکن غلط طریقے سے خوش ہونے سے منع کیا ہے۔ (باقی چیزیں آپ اس پیپر سے پڑھ سکتے ہیں بعض اہم ہدایات ہیں)۔

**ناشکری کی چند صورتیں اور ناشکری کی سزا کیا ہے؟** ناشکری کی چند صورتیں میں بیان کر چکا ہوں۔ ہر نافرمانی ناشکری ہے اور آپ دیکھیں کہ آج ہمارے معاشرے میں ہم لوگ کتنے بڑے ناشکرے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں جھوٹ عام ہے، غیبت عام ہے چغل خوری عام ہے، دھوکہ عام ہے فریب عام ہے، ظلم عام ہے قتل و غارت عام ہے، سود عام ہے، فواحشی، زناکاریاں، بدکاریاں عام ہیں، بدعات عام ہیں شرک عام ہو چکا ہے، یہ سب ناشکریاں ہیں۔

ناشکری کی سزا، یاد رکھیں کہ چاہے انفرادی سطح پر ناشکری ہو چاہے قومی سطح پر ناشکری ہو ناشکری کی سزا مل کر رہتی ہے اور ناشکری کی سزا ہلاکت ہے ناکامی ہے یاد رکھیں کوئی سطح بھی ہو۔

قارون کو اللہ تعالیٰ نے: ﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ﴾ (القصص:81) (خسف کر دیا زمین دوز کر دیا اسے اس کے گھر کو اس کے خزانوں کو کچھ باقی نہ رہا)۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "إلى الأرض السّابعة" (ساتویں زمین تک اسے زمین دوز کر دیا) سبحان اللہ۔ ﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ﴾ یہ ناشکری کی سزا ہے۔

میرے بھائیو! ہمیں ڈرنا چاہیے اگر میں ناشکری کر رہا ہوں تو جو قارون کو پکڑ سکتا ہے سزا دے سکتا ہے وہ مجھے بھی پکڑ سکتا ہے سزا دے سکتا ہے۔ کب تک ناشکری کرتا رہوں گا! کب تک اللہ تعالیٰ کے خلاف گناہوں سے جنگ کرتا رہوں گا! کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے؟ بہترین دن ابھی باقی ہیں بہترین راتیں ابھی بھی باقی ہیں ابھی وقت نہیں آیا کہ میں توبہ کروں! کیا مومنوں پر ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل نرم ہو جائیں اور توبہ کے لیے جھک جائیں؟ میرے بھائی! اگر آج وقت نہیں آیا تو پھر کب آئے گا؟ رمضان چلا جائے گا شیطان آزاد ہو جائیں گے، جنت کے دروازے بند ہو جائیں گے، جہنم کے دروازے پھر سے کھول دیئے جائیں گے ایمان کی حالت نہیں رہے گی۔

آنے والا وقت مشکل ہے آج آسانی ہے اس سے پہلے کہ ہمیں بھی زمین دوز کیا جائے یا اس سے بڑھ کر کوئی اور عذاب نازل ہو، یاد رکھیں کہ اس سے بڑھ کر عذاب یہ ہے کہ کوئی شخص بدعتی ہو یا شرک کرتا ہو یا نافرمانی کرتا رہے، سود کھاتا رہے اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق نہ دے اور وہ یہ بدکاریاں کرتا رہے کرتا رہے اور ان ہی بدکاریوں میں اس کا خاتمہ ہو، نعوذ باللہ من الخذلان۔ یہ اس سے بڑھ کر عذاب ہے کہ آج اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مر جاتا ہے اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ آج مر جائے اگر اس نے ناشکری ہی کرنی ہے کیوں کہ کل، پرسوں جتنے بھی اور دن گزارے گا وہ اس دنیا میں ناشکری کرتے ہوئے اتنے ہی زیادہ اس کے نامہ اعمال میں یہ گناہ لکھے جا رہے ہیں اور اتنی ہی زیادہ سخت پکڑ ہو گی اس کی۔

قومی سطح پر جو سزا ملتی ہے ناشکری کرنے والے کو وہ بدامنی اور بھوک کا عام ہونا۔ بدامنی اور بھوک!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ہے سورۃ النحل آیت نمبر 112 میں ﴿قَرْيَةً﴾ (ایک بستی)۔ ﴿كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً﴾ (بستی کی حالت دیکھیں امن و امان کی حالت میں، اطمینان امن بھی ہے باہر اور دل کے اندر اطمینان بھی ہے اور سکون بھی ہے)۔ گھر سے باہر اطمینان اور گھر سے باہر امن و امان۔ ﴿يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ (رزق ہر طرف سے ہر جگہ سے ان کو پہنچتا تھا)۔ اتنی بڑی نعمت! رزق کی فراوانی، مال کی فراوانی اور امن امان اور اطمینان۔ کرنا کیا تھا؟ شکر کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی (نافرمانیاں کر بیٹھے بدکاریاں کر بیٹھے))۔ سزا؟ ﴿فَ﴾ دیکھیں فوراً نہیں تھوڑا سا وقت۔ اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتا ہے، اللہ تعالیٰ وقت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرعون کو وقت دیا تاکہ وہ توبہ کرے، اللہ تعالیٰ نے قارون کو وقت دیا تاکہ وہ توبہ کرے، اللہ تعالیٰ نے نمرود کو وقت دیا تاکہ وہ توبہ کرے، اللہ تعالیٰ نے ابو لہب کو وقت دیا، ابو جہل کو وقت دیا کہ سوچو اور سمجھو لیکن یہ وقت اور مہلت کوئی کام نہ آئی۔ ﴿فَ﴾ مہلت ہے

۔﴿فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ﴾(اللہ تعالیٰ نے اس ناشکری کی سزایوں دی کہ ان کے لیے بھوک اور خوف وہراس اور بدامنی لباس بن کر رہ گئی)۔

لباس تو یہ ہوتا ہے جس سے ہم نے اپنا بدن چھپایا ہوا ہے اپنے عیب چھپائے ہوئے ہیں اس لباس سے، اپنی شرم گاہیں چھپائی ہوئی ہیں ہم نے، لباس خوبصورتی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾(الاعراف:31)(ہر نماز کے وقت خوبصورت لباس پہن کر جاؤ نماز پڑھو) عجب بات ہے کہ ناشکرے لوگوں کے لیے ان کا لباس ان کی پہچان بھوک اور خوف ہو جاتا ہے!۔﴿فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ﴾ کیوں؟ اے اللہ تعالیٰ! کیوں یہ سزا ہے؟﴿بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾(یہ جو تم کرتے تھے نعمتوں کی ناشکری کی ہے اب اس عذاب کا مزہ بھی چکھو)۔

آج امت کا حال دیکھیں، بدامنی دیکھیں، بھوک دیکھیں، مہنگائی عروج پر پہنچ گئی ہے۔ صومال کا ملک آپ کے سامنے ہے کہ کیا حالت اور اور واللہ! نظارے دیکھ کر دل ہل جاتے ہیں۔ جو ان کے ساتھ ہوا وہ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے کسی اور کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں ہر مصیبت سے نجات عطا فرمائے، آمین۔

جب ایک قوم پر عذاب آتا ہے ان کے لیے امتحان ہوتا ہے اور دیکھنے والے کے لیے عبرت ہوتا ہے۔ عبرت! تاکہ وہ ان لوگوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔ میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ ہم شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش تو کر سکتے ہیں تھوڑی سی جدوجہد تو کر سکتے ہیں اور طریقے میں نے بتا دیئے ہیں۔ راستہ آسان ہے صراط مستقیم ہے کشادہ ہے تنگ نہیں ہے، تنگ ان لوگوں کے لیے ہے جو اس پر چلنا نہیں چاہتے اور یہ راستہ سیدھا جنت کی طرف جاتا ہے مستقیم ہے ٹیڑھا نہیں ہے۔ اس راستے پر چلنے کے لیے یہ تین بنیادیں ہیں:

1۔"قَالَ اللّٰهُ"۔

2۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

3۔ان دونوں کو سمجھنے کا طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا راستہ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سب سے بہتر سمجھا ہے سمجھنے والوں میں سے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کیا مراد ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے کیا مراد ہے، کیسے سمجھا ہے انہوں نے اور ہم بھی سمجھیں۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ الفاتحہ میں صراط مستقیم کو جوڑ دیا ہے﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (جن پر تو نے اپنا انعام کیا)۔

کون ہیں یہ ؟﴿مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء:69)(یہ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کا راستہ ہے صدیقین کا راستہ ہے، شہداء کا راستہ ہے، صالحین کا راستہ ہے نیک لوگوں کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا راستہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اولیاء کا راستہ ہے، مومنوں کا راستہ ہے)۔

﴿وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾(جو ان کے راستہ پر چلتا ہے جو ان کی اتباع کرتا ہے وہ بھی ان ہی کے ساتھ ہے)۔

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کو سمجھیں۔ جو صراط مستقیم سے دور ہے وہ سب سے بڑا ناشکرا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن وسنت پر چلنے کی اور سلف الصالحین کے روشن منہج کو اپنانے کی اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں ہماری ذریت کو اور سب مسلمانوں کو شرک، بدعات اور خرافات سے نجات عطا فرمائے، رمضان کے باقی ایام اور راتوں میں ہمیں جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری گردنیں جہنم سے آزاد فرمائے، آمین۔

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

"وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه اَجْمَعِين"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (124: لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio